مکالمہ

آل البیت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بچوں کے حقوق اور تعلیم کے موضوع پر مذاکرے کا انعقاد

اُردن کے ولی عہد شہزادہ حسن اور ویٹیکن کی پاپائی کونسل برائے مکالمۂ بین المذاہب کے صدر کارڈینل فرانسس ارنزے کی مشترکہ دعوت پر "اسلام اور عیسائیت میں بچوں کے حقوق اور تعلیم" کے موضوع پر دوسرا عیسائی- مسلم مذاکرہ عمان میں منعقد ہوا (۱۳ تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۰ء)- مذاکرے کا اہتمام مذہبی تحقیقی ادارے، آل البیت فاؤنڈیشن نے کیا تھا جس کے شاہی سرپرست اردن کے ولی عہد شہزادہ حسن ہیں-

مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے شہزادہ حسن نے ماہرینِ تعلیم، انسانیت نواز فعال کارکنوں، عیسائی پادریوں اور مسلم رائے عامہ سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ایسے وقت میں جب دنیا کو الم ناک تبدیلیوں اور خطرات کا سامنا ہے، آگے بڑھ کر اپنا بھرپور کردار ادا کریں- انہوں نے خبردار کیا کہ ذہنی الجھاؤ، عدمِ تحفظ، سیاسی بے چینی اور جنگ کا سب سے پہلا شکار بچے بنیں گے-

کارڈینل ارنزے نے اپنی گفتگو میں کہا کہ "بچوں کے ساتھ کسی معاشرے کا رویہ اس کے تہذیبی معیار کو ظاہر کرتا ہے- جو معاشرہ بچوں کے حقوق کو نظر انداز کرتا ہے یا اس سے بدتر صورت میں ان کے حقوق پامال کرتا ہے، وہ درحقیقت اپنی نظر بندی یا موت کے وارنٹ پر دستخط کرتا ہے-"

مذاکرے میں عیسائی اور مسلم مقررین نے پیدا ہونے والے بچوں، اسکول جانے سے پہلے کی عمر کے بچوں اور اسکول جانے والے بچوں کے حقوق اور تعلیم کے موضوع پر تقاریر کیں- دس بارہ نوجوانوں نے بھی پروگرام میں شرکت کی-

اجلاس کے اختتام پر شرکاء نے ایک بیان جاری کیا جس میں ایک بات یہ کہی گئی تھی کہ بچے جو معاشرے میں اپنے دفاع کے لحاظ سے کمزور ترین افراد ہوتے ہیں، جنگ، غربت، بیماری اور تشدد کا سب سے پہلے نشانہ بنتے ہیں- بیان میں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں پر زور دیا گیا کہ وہ ان بنیادی اسباب کا قلع قمع کرنے کی کوشش کریں جو بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے خطرہ ہیں- "امن کی

تعمیر، انصاف کا حصول، ترقی کے لیے وسائل کا اہتمام اور طبی سہولتوں کی فراہمی وغیرہ بچوں کے جائز حقوق اور ان کی تعلیم کو یقینی بنانے کے مؤثر ذرائع ہیں۔"

اجلاس میں ایک تیسرے مذاکرے کے انعقاد کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ اس کا موضوع "اسلام اور عیسائیت میں عورت اور معاشرے میں اُس کا مقام" تجویز کیا گیا۔ یہ مذاکرہ پاپائی انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام جون ۱۹۹۲ء میں ویٹیکن میں منعقد ہونا تھا۔ (رپورٹ : ایم ای سی نیوز رپورٹ)

"ایشیا میں مشن کے لیے مکالمہ ضروری ہے۔" کارڈینل سِن کا بیان

"براعظم ایشیا میں ثقافتوں اور مذاہب کا تنوع پایا جاتا ہے، اس لیے یہاں مشن کے لیے مکالمہ ضروری ہے۔" یہ بات منیلا کے کارڈینل جیم سن نے لاطینی امریکی کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے کہی، جو پیرو کے دارالحکومت لیما میں منعقد ہوئی۔

انہوں نے کہا کہ "مقامی چرچوں کو اپنے عقیدۂ زندگی کے اظہار کے لیے خالصتاً مقامی طور طریقوں کو اپنانا ہوگا، کیونکہ صرف اسی راہ سے خدا کے ساتھ تعلق کی مقدس علامت اور کلی نجات کے طور پر مقامی چرچ غیر عیسائی دنیا تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں۔

لاطینی امریکہ کی چوتھی مشن کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے کارڈینل نے بتایا کہ ایشیائی بشپوں نے اپنے پہلے دینیاتی اجلاس میں تبلیغ کو غریب لوگوں، ثقافتوں اور مذاہب کی تین سطحوں پر ایک مکالمہ قرار دیا۔

انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایشیا میں جو دنیا کے عظیم مذاہب کا گھوارہ ہے، بدھ، ہندو، مسلمان اور مظاہر پرست بہت بڑی تعداد میں رہتے ہیں جبکہ عیسائیوں کی تعداد ان کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔ ایشیا کی تین ارب کی آبادی میں کیتھولک آبادی کا تناسب ۰۳ء فیصد ہے جبکہ لاطینی امریکہ میں ۶۳ء۲۴ فیصد، یورپ میں ۳۹ فیصد، آسٹریلیا اور ملحقہ جزائر میں ۲۶ فیصد اور افریقہ میں ۱۲ء۷۴ فیصد ہے۔ ایشیا میں پادریوں کی تعداد ۳۰۱۳۴ ہے جن میں سے ۱۶۰۵۰ کا تعلق تبشیری حلقے سے ہے۔ دنیا کے کل ۴۷۰۱ بشپوں میں سے ۵۷۵ ایشیائی ہیں۔ ایشیائی کیتھولکوں میں سے تقریباً ۴۵ فیصد فلپائن میں ہیں۔

کارڈینل سِن نے کانگرس کو بتایا کہ بین المذاہبی مکالمہ ناگزیر ہے لیکن یہ کچھ آسان بھی